ہمارے مفتی منیب الرحمٰن تو ان سے اظہار محبت میں اتنے آگے نکل جاتے ہیں کہ خود بھی شیعہ ہی لگتے ہیں مگر جب وہ تبرّا کرتے ہیں تو مفتی صاحب بھی بگڑ جاتے ہیں۔ شیعہ حسینیت و یزیدیت جیسی تراکیب گھڑنے سے اگر فرصت پائیں تو یہ بھی غور کریں کہ ''رگڑ رگڑا اسی کو جو نہ مانے نبی کے وصی کو'' اپنے ملنگوں کو سکھا کر وہ اتحاد بین المسلمین کے مقصد کی کیا خدمت کر رہے ہیں۔ یہ تقتیل باہمی اسی قسم کی اشتعال انگیزیوں کا ثمر ہے۔ اسی باہمی منافرت سے فائدہ اٹھا کر را، سی آئی اے اور موساد کے ایجنٹ کبھی اہل سنت اور کبھی اہل تشیع کی مساجد میں خون کی ہولی کھیلتے اور ذمہ داری پھر خود پاکستانی مسلمانوں پر آ جاتی ہے۔ مگر ہم اور ہمارا ایمان کہتا ہے کہ یہ کارستانی شیطانی ہے اور پاکستانی مسلمان، کسی شیعہ بھائی کا خون اپنے خون سے کسی بھی طرح کم قیمتی نہیں جانتا۔

ایم۔ایم۔اے کی تسبیح میں قاضی حسین احمد نے علامہ ساجد علی نقوی کو امام دوم کے طور پر پرو کر ثابت کر دیا ہے کہ اہل تشیع سے اہل پاکستان کو محبت ہے مگر ذاکرین اس محبت کا مثبت جواب نہیں دیتے۔

آل پارٹیز کانفرنس

یہ کانفرنس سراسر بے جواز اور بے مقصد تھی۔ اگر اس کا کوئی مقصد ہوتا تو اعلامیہ کا جملہ افتتاحیہ یوں ہوتا:

> ''ہم تمام امریکی امداد کو جو پائپ میں ہے مسترد کرتے ہیں اور آئندہ کیلئے اسے حرام ٹھہراتے ہیں۔ ہم امریکی نیٹو کے سپلائی کے وہ تمام روٹ پرمٹ منسوخ کرتے ہیں جو انہیں پاکستان کے زمینی راستوں پر حاصل ہیں۔ ہم اپنی افواج کو حکم دیتے ہیں کہ اگر ڈرون ہمارے علاقے میں داخل ہو تو اسے مار گرایا جائے۔''

اگر یہ ہوتا تو ہم شرکاء کے عزم و ہمت کی داد دیتے اور اسے قومی فخر و مباہات کی دستاویز کہتے لیکن یہ نہیں ہے تو ہم اسے نشستند، گفتند، برخاستند گردانتے ہیں اور قومی وقت اور دولت کے ضیاع کا محض نمونہ کہتے ہیں۔

اس ضمن میں ہم جمعیت اہل حدیث پاکستان کی طرف سے سخت احتجاج ضرور ریکارڈ کرائیں گے کہ وزیراعظم نے ایسی ایسی مذہبی اور سیاسی جماعتوں کے نمائندوں کو دعوت شرکت دے ڈالی جن کی علیحدگی پسندی روز روشن کی طرح عیاں اور ان کی حب الوطنی پر شک کا سائبان ہے۔ پھر ایک ایک مذہبی فرقے کے کئی کئی نمائندوں کو بلایا مگر مرکزی جمعیت اہل حدیث پاکستان کو بھلایا جو مصدقہ طور پر 2.5 کروڑ مسلمانوں کی ترجمان ہے۔ چونکہ ہمیں بلایا نہ گیا۔ اس لئے ہم اپنا اعلامیہ جاری کرتے ہیں: